دُنیا کے بڑے مذاہب

ہندو مت، بدھ مت، جین مت، زرتشت، سکھ مت
یہودیت، عیسائیت، اسلام



تالیف:

عماد الحسن آزاد فاروقی

انتساب!

ٹیمپل یونیورسٹی (فلاڈلفیا) کے شعبۂ مذہب

کے نام

جہاں سب سے پہلے مجھے دوسرے مذاہب سے

متعارف ہونے کا موقع ملا

maktabaqudduusia.com

مذہب

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ ملک سے مستحکم ہے جمعیت تری
دامنِ دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں
اور جمعیت ہوئی رُخصت تو ملت بھی گئی!

(.....علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ.....)

maktabaqudusia.com

فہرست

☆	پیش گفتار (عمادالحسن آزاد فاروقی)	11
☆	ہندومت (Hinduism)	25
	برہمنی روایت اور اس کا ارتقا	25
	رامائن اور مہابھارت کا زمانہ	39
	مہابھارت	39
	رامائن	40
	نئے دیوی دیوتاؤں کا ظہور	42
	مواحدانہ رجحان	44
	فرقہ بندی کا زمانہ	45
	شیومت	50
	ویشنومت	53
	دیوی مت	56
	قانون اور سماجی زندگی	58
	حوالہ جات اور حواشی	77
☆	بدھ مت (Buddhism)	81
	گوتم بدھ کی زندگی اور تعلیمات	81
	تعلیمات	88
	پہلی عظیم سچائی	91

maktabaqudduja.com

دوسری عظیم سچائی	93
تیسری عظیم سچائی	94
سلسلۂ علت و معلول	95
۱۔ اَوِدّیا (پالی: اوجا، ''جہالت'')	96
۲۔ سمسکارہ (پالی: سنکھارا ''شعوری اعمال'')	96
۳۔ وِجّانا (پالی: وِنّانا، ''شعور'')	96
۴۔ نام روپ (پالی، سنسکرت: ''جسم و ذہن'')	97
۵۔ سَڈ یاتنا (پالی: سَلیاتنا، ''حواسِ خمسہ اور عقل'')	97
۶۔ سپرشا (پالی: بھاسا، ''احساسات ستہ'):	97
۷۔ ویدنا (سنسکرت، پالی: مراد ''تاثر'')	98
۸۔ تِرشنا (پالی: تنہا، ''خواہش یا طلب'')	98
۹۔ اُپادنا (الفت، چاہ، طمع)	98
۱۰۔ بھاوا (سنسکرت اور پالی: ''وجود میں آنا'')	99
۱۱۔ جاتی (پیدائش)	99
۱۲۔ جَرا مرن (''بڑھاپا اور موت'')	99
۱۔ سمیک دِرشٹی)	101
۲۔ سمیک سنکلپ	102
۳۔ سَمیک واک	102
۴۔ سَمیک کرمانتا	103
۵۔ سَمیک اجیوا	103
۶۔ سَمیک وِیام	104
۷۔ سَمیک سمادھی	105

maktabagbudusia.com

مراقبہ	106
نروان	108
بدھ مت کی اشاعت اور نشو ونما	111
بھگتی کا رجحان	111
تری کایا کا عقیدہ	117
بودھی ستوا کا تصور	118
برکت اور کسب فیض کا تصور	119
مہایان کی فلسفیانہ ترقی	119
وسطِ ایشیا اور مشرق بعید میں بدھ مت کی اشاعت	112
جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا میں بدھ مت کی اشاعت	127
ہند چین، ملایا اور جزائر انڈونیشیا میں بدھ مت کی اشاعت	128
حوالہ جات اور حواشی	131
☆ **جین مت (Jainism)**	**134**
تعارف	134
بنیادی عقائد	138
روح	139
غیر ذی روح	139
اخلاقی تعلیمات	143
سمیک درشن	144
سمیک گیان	144
سمیک چرتر	144
جین مت کا ارتقاء اور فرقہ بندی	152

maktabaqudusia.com

CamScanner

	جین مت کا مذہبی ادب	156
	ہندوستانی تمدن میں جین مت کا حصہ	157
	حوالہ جات اور حواشی	157
☆	**زرتشت (Zoroastrianism)**	**166**
	تعلیمات	173
	زرتشتی روایت کا ارتقاء	183
	حوالہ جات اور حواشی	203
☆	**سکھ مت (Sikhism)**	**206**
	تعلیمات	216
	سکھ روایت کا ارتقا	224
	حوالہ جات اور حواشی	236
☆	**یہودیت (Judaism)**	**237**
	یہودیت کی تاریخ	245
	عہد مہاجرت میں یہودیوں کا مذہبی ارتقاء	256
	دورِ جدید اور یہودیوں کی نشاۃ ثانیہ	262
☆	**یہودی تہوار**	**269**
	سبت	269
	پشاخ	270
	شووس	271
	یوم کپور	271
	سکوت	271
	پوریم	272

maktabaqudusia.com

	تیشاباؤ	273
	ہنوخا	274
	مقدس کتابیں	274
	حوالہ جات اور حواشی	277
☆	**عیسائیت (Christianity)**	**279**
	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور تعلیمات	285
	تعلیمات	296
	عیسائی عقائد کی تشکیل	301
	روح (عبرانی: روحا)	304
	عیسائی چرچ کا ارتقاء	313
	حوالہ جات اور حواشی	326
☆	**اسلام (Islam)**	**327**
	بنیادی عقائد اور تعلیمات	331
	اسلامی روایت اور تمدن کا ارتقاء	344
	حوالہ جات اور حواشی	373
ضمیمہ نمبر ۱	**ہندومت کی مقدس کتابوں سے اقتباس**	**374**
	اِندر کے نام بھجن	374
	حقیقت اعلا آتمن	375
	اوتار کی حقیقت اور بے غرض عمل	376
ضمیمہ نمبر ۲	**بدھ مت کی مقدس کتابوں اقتباس**	**378**
	''نجات'' کی مسرت	378
	خلائے محض	379

maktabaqudusia.com

ضمیمہ نمبر۳	جین مت کی مقدس کتابوں سے اقتباس	381
	بنیادی حقیقتیں	381
ضمیمہ نمبر۴	زرتشتیت کی مقدس کتابوں سے اقتباس	383
	اخلاقی عمل اور اختیار کی آزادی	383
	خیر اور شر	384
ضمیمہ نمبر۵	سکھ مت کی مقدس کتاب سے اقتباس	387
	معرفتِ الٰہی	387
	دُنیاوی معیاروں سے آزادی	388
ضمیمہ نمبر۶	یہودیت کی مقدس کتابوں سے اقتباس	390
	خدائی وعدہ	390
	غضبِ الٰہی	390
	نیک بندے کی دُعا	391
ضمیمہ نمبر۷	عیسائیت کی مقدس تحریروں سے اقتباس	393
	اصلاحِ نفس اور اعتماد باللہ	393
	مسیحیت	394
	کفارہ اور نجات	394
ضمیمہ نمبر۸	اسلام کی مقدس کتاب سے اقتباس	396
	کائنات میں خدا تعالیٰ کی نشانیاں	396
	اچھے اخلاق	397
	یومِ حساب	399

maktabaqadiania.com

اور مہابھارت کے مذہبی ماحول میں کسی درجہ کا مواحدانہ رجحان بھی معلوم ہوتا ہے۔ بعد کے ادوار میں جب ان نئے دیوی دیوتاؤں سے منسلک فرقوں میں مزید تنظیم اور ترقی ہوئی تو اس نوع کا مواحدانہ رجحان اور نمایاں ہو گیا۔ ان دیوتاؤں کے اپنے اپنے مخصوص ماننے والوں کے طفیل ہی شاید ہم کو ویدک دیوتاؤں کی تصویر بہت واضح اور مکمل نظر آتی ہے۔

ویدک دور کے دیوتا نمایاں طور پر اساطیری رنگ لئے ہوتے ہیں اور جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے وہ فطری قوتوں کے مظاہر یا ان کے نمائندوں کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ ویدوں کا بڑا حصہ ان دیوتاؤں کی حمد وثنا کے گیتوں پر مشتمل ہے۔ ان کی شخصیتیں مبہم اور ان کے کردار کی تصویریں مدہم ہی رہتی ہیں۔

ان دیوتاؤں کی شخصیات کے غیر واضح تصور نے شاید ویدوں کے اس رجحان کی بھی ہمت افزائی کی کہ ایک دیوتا کی خصوصیات موقع بموقع بہت آسانی سے دوسرے دیوتا کے ساتھ منسوب کر دی جائیں، یا یہ کہ مختلف دیوتاؤں کی صفات بیک وقت کسی ممدوح دیوتا کے ذیل میں بیان کر دی جائیں۔ اس کے برخلاف رامائن اور مہابھارت میں ابھرتے ہیں دیوتا واضح اور مکمل شخصیتوں کے مالک ہیں۔ ان کے کردار کے نقوش گہرے اور منفرد ہیں اور وہ تشبہ اور تشخص کی تمام منزلوں کو طے کئے ہوئے دکھائی پڑتے ہیں۔ ایسی بھرپور شخصیتوں کے ساتھ ان میں سے ہر ایک کا اپنے ماننے والوں کے لیے ربِّ اعلیٰ بن جانا کچھ دشوار نہ تھا۔

فرقہ بندی کا زمانہ

ہندو مت کے جن مذہبی رجحانات کا اظہار مہابھارت اور رامائن کی رزمیہ نظموں (۵۰۰ ق م سے ۴۰۰ء) میں ملتا ہے اور وہ پرانوں کے دور (۴۰۰ء سے ۱۲۰۰ء) تک خوب برگ وبار لائے۔ عہد وسطیٰ اور دورِ حاضر کے ہندو مذہب کی بنیاد درحقیقت انہی مذہبی رجحانات اور رسومات پر ہے جو رزمیہ نظموں کے زمانے سے اُبھر کر پرانوں کے دور میں اپنے درجہ کمال کو پہنچے۔

پران جو کہ ہندو روایت کی سب سے آخری مقدس تصانیف ہیں، درحقیقت اساطیر روایات کے ذریعہ نئی ہندو دینیات کے لیے مستحکم بنیادیں فراہم کرنے کی کوشش ہے۔ قدیم اور جدید دونوں طرح کے ہندو دانشور اس بات پر متفق ہیں کہ روایتی اعتبار سے کسی بھی پُران کے لیے پانچ عناصر بنیادی قرار دیے گئے ہیں:

(۱) ابتدائے آفرینش اور تخلیق عالم کا بیان

سمجھے جاتے تھے۔ قربانی ایک ایسے مشینی عمل کی طرح تھی جس کو (برہمنوں کے ذریعہ) صحیح ڈھنگ سے انجام دلوا کر کوئی بھی شخص، خواہ وہ نیک ہو یا بد، دیوتاؤں پر عقیدہ رکھتا ہو یا ان سے بیزار ہو، اپنا مقصد حاصل کر سکتا تھا۔

اس کے برخلاف پوجا کی بنیاد دیوتا سے ذاتی عقیدت اور محبت پر تھی۔ پوجا ایک شخص کی دیوتاؤں سے عقیدت (شردھا) اور تعلق کا مخصوص اعمال کے ذریعہ اظہار کا نام تھا۔ پوجا میں کسی بھی دیوتا کی عزت افزائی اور اپنی قدر و محبت کا اظہار شامل تھا۔ پوجا اپنے جذبات اور ذاتی ہونے میں قربانی کے معروضی اور میکانیکی عمل سے یکسر مختلف تھی۔ اس طرح نئے ہندومت میں دیوتاؤں سے براہ راست شخصی تعلق رکھنے کی خصوصیت کا اثر، مذہبی تصورات کے ساتھ ساتھ، طریق عبادت اور مذہبی رسومات پر بھی بہت گہرا پڑا تھا۔

اس ابھرتے ہوئے ہندومت کی ایک بہت بڑی خصوصیت، جو کہ درحقیقت اس کی مقبولیت اور نشوونما کا بڑا سبب بھی ثابت ہوئی، اس کی وسیع المشربی اور افکار و رسومات میں مختلف روایتوں کو اپنے اندر سمو لینے کی صلاحیت تھی۔ قدیم برہمنی مت حتی الامکان ویدک روایات کا وفادار تھا۔ اس میں جو تبدیلیاں ہوئیں وہ بھی کسی حد تک برہمنی طبقہ کی اجارہ داری تھی اور اس میں واقع ہونے والی تبدیلیوں کے لیے برہمن طبقہ براہ راست ذمہ دار تھا۔ برہمنی مت کی یہ بھی خصوصیت تھی کہ اس کا دارۂ عمل صرف سماج کے اعلیٰ طبقہ تک محدود تھا۔ سماج کے درمیانی اور نچلے طبقے نہ تو اس سے براہ راست استفادہ کر سکتے تھے اور نہ برہمنی مت کو ان کی مذہبی ضرورتوں سے کوئی دلچسپی تھی۔

دراصل برہمنی مت جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اپنے ابتدائی مدارج میں ہی صرف برہمن طبقہ کا مذہب بن کر رہ گیا تھا۔ رہ گیا سماج کا دوسرا اعلا طبقہ یعنی چھتریوں یا حکمرانوں کا طبقہ، تو وہ اس مذہب سے بالواسطہ (برہمنوں کا ذریعہ) کسی حد تک مستفید ہو سکتا تھا۔ البتہ ملک کی اکثریت (غریب چھتری، ویش، شودر اور اچھوت) اس مذہبی روایت سے نا آشنا ہی رہتے تھے۔

ہندومت اس کے برخلاف ایک عوامی مذہب تھا۔ ہندومت کے عقائد و رسومات سب اس طرح کے تھے جو عوام کی مذہبی ضرورتوں کو پورا کرتے تھے۔ درحقیقت اگر برہمنی روایت کے پس منظر میں دیکھا جائے تو ایک عرصہ (۳۰۰ ق م سے ۳۰۰ عیسوی) تک ہندوستان میں بدھ اور جین مت کے غلبہ کے بعد ہندومت کا ارتقا برہمنی مت کے عوامی رنگ اختیار کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک طویل عرصے تک بدھ مت اور جین مت کے غلبہ سے محصور رہنے اور

کا ظہور ہیں۔ اسی طرح وشنو کے بھگت شو اور دیوی ماں یا ان کے مختلف مظاہر کو عظیم وشنو کے ماتحت اور اسی کی طاقتوں کی جلوہ گری مانتے ہیں۔ اس طرح ہندومت میں ایک ساتھ اپنا اپنا مقام پا سکتے ہیں، اگرچہ ان کی اہمیت ہر ہندو کے لیے، اپنے خاندانی یا علاقائی مذہبی رجحانات کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہے۔

مختلف روایتوں سے ماخوذ دیوی دیوتاؤں کو اپنے اندر سمونے کے سلسلے میں ہندومت کی تاریخ میں ایک اور عمل سے بہت کام لیا گیا۔ وہ تھا مختلف دیوتاؤں کے کسی ایک دیوتا کی شخصیت میں اتحاد کا عمل۔ بعض اوقات کسی ایک دیوتا کی مختلف صفات یا اس کے مختلف مظاہر میں ہم کو ان دیوتاؤں کا کچھ سراغ مل جاتا ہے جن کے باہم اتحاد سے موجودہ دیوتا کی شخصیت ترکیب پائی ہے۔ لیکن اکثر اوقات یہ اتحاد اتنا مکمل ہے، اور ہندو مذہب کے اتنے ابتدائی دور سے تعلق رکھتا ہے، کہ موجودہ صورت میں کسی دیوتا کی شخصیت میں جذب دوسرے دیوتاؤں کا سراغ لگانا دشوار ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ اس عمل کے ذریعہ ہندوستان میں موجود برہمنی تہذیب کے دائرہ سے باہر کے قبائل، مقامی آبادی کے دیوی دیوتاؤں اور ان کے مذہبی عقائد کو برہمنی روایت سے ماخوذ دیوتاؤں کی شخصیت میں جگہ مل جاتی تھی اور اس طرح ہندو روایت کے جلو میں وہ قومیں اور غیر آرین قبائل بھی شامل ہو جاتے تھے جو اب تک برہمنی ثقافت کے دائرہ سے باہر سمجھے جاتے تھے۔ اس سلسلے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ برہمنی روایت، دراوڑ تمدن کے باقیات اور مقامی قبائل کے مذہبی عقائد اور رسومات، وہ تین اہم ماخذ ہیں جنہوں نے ہندو روایت کی تشکیل میں حصہ لیا، اگرچہ ان کے علاوہ ہندوستان میں وقتاً فوقتاً باہر سے آنے والی قوموں کے اثرات بھی ہندو روایت میں جذب ہوتے رہے۔ ان تمام روایات میں چونکہ برہمنی روایت کو سب سے زیادہ استناد اور غلبہ حاصل رہا اس لئے ہندومت کو برہمنی مت کا ہی جانشین تسلیم کیا گیا۔ بلکہ خود ہندو روایت کے اپنے عقیدہ میں وہ ویدک اور برہمنی روایت کے تسلسل کا ہی نام ہے اور ہر ہندو عقیدے اور رسم کی سند ویدک ادب سے حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ویدوں کا تعلق ہندو مت سے حقیقی سے زیادہ رسمی ہے اور ہندو وایت کا ارتقا ویدوں کے تسلط سے آزاد رہ کر ہوا ہے۔

ہندومت کی عمومی خصوصیات کے اس مختصر تعارف کے بعد ہم ذیل میں ان اہم فرقوں کا ذکر کرتے ہیں جن پر کہ عہد وسطی کے پورے دور میں (یعنی ۵۰۰ عیسوی سے دور جدید تک) ہندو مت کی بنیاد رہی ہے اور جو ہندومت کے اندر ذیلی روایتوں کی حیثیت سے اس دور میں خوب پھلے

ویشنومت

وشنو ابتدائی ویدک ادب میں ایک کم اہم دیوتا کی حیثیت سے مذکور ہے۔یعنی اپنی اصلیت کے لحاظ سے وشنو ایک آرین دیوتا ہے: اگرچہ وہ ان ''نام نہاد'' دیوتاؤں کی صف میں نہیں آتا جو ویدک دور کے شروع میں مذہبی افق پر چھائے ہوئے تھے۔ویدک دور کے وسطی اور آخری دور میں بتدریج وشنو کی اہمیت بڑھتی نظر آتی ہے اور بہت جلد، ویدک دور میں ہی وشنو کو خدائے مطلق کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

برہمنی روایت میں وشنو کی اہمیت اور وقار کو مزید تقویت اس رجحان سے حاصل ہوئی جس کی رو سے ۵۰۰ قبل مسیح سے پہلے ہی وشنو اور ویدک عہد کے ایک دوسرے اہم دیوتا نارائن کی شخصیتوں کو ایک دوسرے میں ضم کر دیا گیا تھا۔اس طرح ہم ویدک ادب کے بعض آخری حصوں ،مثلاً تیتریا آرنیکا یا اور بعد کی تصنیفات جیسے بودھیانا گرھیا سوتر میں وشنو نارائن جیسے ایک عظیم ترین دیوتا کا تذکرہ پاتے ہیں۔

وشنو کی مقبولیت کی تاریخ میں دوسرا اہم موڑ اس وقت آیا جب کہ وشنو نارائن کو ایک تیسرے عوامی دیوتا کرشن واسودیو کی شخصیت سے ملا دیا گیا۔مہابھارت کے مختلف حصے، پینی کی کتاب النحو پر پتانجلی کی تفسیر (دوسری صدی قبل مسیح) اور مختلف آثار قدیمہ کی شہادتیں بتاتی ہیں کہ کم سے کم تیسری صدی قبل مسیح تک وشنو نارائن اور کرشن واسودیو کو (جو خود دو شخصیتوں کرشن اور واسودیو کا مجموعہ تھا) ایک دیوتا تسلیم کر لیا گیا تھا۔

کرشن واسودیو درحقیقت برہمنی روایت سے باہر ایک غیر آریہ قوم یادو کا قبائلی دیوتا تھا جس کی پرستش میں توحید اور والہانہ عقیدت کے اجزا خاص اہمیت رکھتے تھے۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یادوؤں کے علاوہ دوسرے ہندوستانی عوام بھی کرشن واسودیو کے حلقۂ اثر میں آتے جا رہے تھے۔ برہمنی روایت سے متعلق وشنو نارائن اور غیر آریہ کرشن واسودیو کا باہمد گر انضمام، دونوں فریقوں کے لیے حد درجہ سود مند ثابت ہوا۔ برہمنی مت کو جو بدھ مت اور جین مت کی عوامی مقبولیت سے متاثر ہو کر عوام میں رسوخ حاصل کرنے کے لیے بے چین تھا۔

کرشن واسودیو میں ایک ایسا عوامی دیوتا مل گیا جس کو وشنو کے اوتار کی صورت میں اپنا کر ہندوستانی عوام اور غیر آریہ عناصر کو بھی برہمنی حلقۂ اثر میں شامل کر لیا گیا۔دوسری طرف کرشن واسودیو کے پرستار بہت سے غیر آریہ قبائل اور عوامی طبقات کے مذہبی رجحان کو برہمنی مت کا عطا